وقت گزاری

سعدیہ عابد

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

سعدیہ عابد

افسانہ

وقت گزاری

''رابی! وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا''۔ رابیل غفار اور ماہم صدیقی اس کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ رابیل نے ہر ممکن کوشش کر ڈالی تھی رونے کی وجہ پوچھنے کی اور وہ دونوں ہی پریشانی کے باوجود اس کی خاموشی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

- ✧ ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی گُتب کی مکمل رینج
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

www.paksociety.com

سے چڑنے لگی تھیں۔ ماہم تو باقاعدہ واک آؤٹ کا سوچ رہی تھی' سامان اٹھا کر آگے بڑھتی کہ اس کا ٹوٹا بکھرا لہجہ قدم جکڑ گیا' اس نے بے حد چونک کر اپنی دوست کو دیکھا تھا مگر وہ اُن دونوں کو ہی کب دیکھ رہی ہے روتی جا رہی تھی اور کہتی جا رہی تھی۔

''ماہی! وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا' وہ جسٹ ٹائم پاس کر رہا تھا' وہ میرے جذبات سے کھیل رہا تھا''۔ وہ دھم سے اس کے برابر بیٹھی تھی اور وہ سسکی تھی۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو متفکرانہ نہ سمجھ آنے والے انداز میں دیکھا اور اسے پانی پلایا۔

''اب تم آرام سے کہو جو کہنا ہے''۔ رابیل نے نرمی سے کہا تھا اور ماہم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے دیکھنے پر مسکرا کر ساتھ ہونے کا اشارہ دیا تھا۔

پارسا خان کا تعلق اَپر ہائی کلاس سے تھا۔ والدین کی ہی نہیں ننھیال کی بھی اکلوتی 'لاڈ' تھی۔ پارسا کو اللہ نے دولت' عزت' چاہت اور حسن سے بے تحاشا نوازا ہوا تھا۔ سب کچھ ہونے کے باوجود اس میں غرور و تکبر نام کو نہیں تھا۔

دو ہی دوستیں پانچویں کلاس سے اس کے یونیورسٹی تک ساتھ تھیں جبکہ دونوں کا ہی تعلق مڈل کلاس فیملی سے تھا۔

پارسا کے تایا کے بیٹے کی شادی تھی جس میں شرکت کے لیے وہ اسلام آباد گئی تھی اور شادی سے ایک ماہ پہلے ہی چلی گئی تھی۔ پڑھائی کا حرج ہوا تھا' وہ جانا بھی نہیں چاہ رہی تھی مگر تایا' تائی اسے خود لینے آئے تو اُسے جاتے ہی بنی۔

اسلام آباد میں رہتے ہوئے اس کا تیسرا دن تھا جب اس کی شجاعت مرتضیٰ سے ملاقات ہوئی تھی۔ شجاعت مرتضیٰ' پارسا کے تایا کا پڑوسی تھا' اس کے علاوہ تایا زاد ذیشان خان کے جگری دوست مسرت مرتضیٰ کا چھوٹا بھائی تھا۔ شجاعت کی شخصیت کافی سحر انگیز تھی اور یونیورسٹی و کالج میں مغرور لیلیٰ کے نام سے پہچانے جانے والی پارسا خان' شجاعت مرتضیٰ کو پہلی ہی نظر میں دل دے بیٹھی۔ شجاعت مرتضیٰ اپنی خوبصورتی سے واقف تھا اور خوبصورتی کیش کروانے کا ماہر بھی۔ اس نے نامحسوس طریقے سے پارسا کی جانب پیش رفت کی تھی۔ سادہ سی معصوم پارسا خان اس کو سمجھ نہ سکی اور آتے جاتے چٹکلوں کے بعد نامحسوس طریقے سے وہ اس کی باتوں کا جواب دینے لگی اور اسی لیے اس کا وہاں خوب دل لگ گیا تھا' وہ اُن دنوں بہت خوش تھی۔ وہ فون پر شجاعت سے بات کرنے لگی تھی' شادی میں اس کی' کی گئی تعریف پر خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرتی' محبت نے اور مکر و فریب نے اپنے پَر پھیلا دیئے تھے' وہ اس کی طرف محبت سے اٹریکٹ ہو رہی تھی' نئے نئے خواب بُن رہی تھی اور وہ جس نے اُس جیسی کتنی ہی لڑکیوں کو خواب دکھائے تھے وہ اس کے ساتھ محض وقت گزاری کر رہا تھا' باقی لڑکیوں کی طرح پارسا خان کے ساتھ بھی فلرٹ کر رہا تھا۔ پارسا اپنے جذبات' قول و فعل میں سچی تھی اس لئے اس نے اپنی مدر کو وہاں سے آتے ہی بتا دیا تھا اور انہوں نے ہی کہا تھا کہ وہ شجاعت سے کہے کہ اپنے پیرنٹس کو لے کر آئے کہ مسز خان نے شجاعت کی اور اس کی فیملی کی بابت کافی معلومات اکٹھی کر لی تھیں۔ کوئی کمی نہیں تھی' فیملی پڑھی لکھی' ہم پلہ تھی تو انہوں نے بیٹی کی حمایت میں کھڑے ہونے کا عندیہ دے دیا تھا اور جب اس نے شجاعت سے بات کی تھی تو وہ کافی دیر تک ہنستا رہا تھا اور اس کا دل بیٹھنے لگا تھا اور وہ کچھ ہی دیر میں اُس کا دل' وجود زلزلوں کی زد پر لے گیا۔

''واٹ ربش پاری! ایک تو تم لڑکیاں چند دن ہنس کر بات کیا کرلو نوبت شادی تک لے جاتی ہو' شادی کو اتنا اہم کیوں سمجھتی ہو تم لڑکیاں؟''

''آپ کیا کہہ رہے ہیں' مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا''۔

''سیدھی سی بات ہے کہ میں تم سے شادی نہیں کرنے والا' تو اپنے پیرنٹس کو تمہارے گھر کیوں بھیجوں؟ ضرورت ہی نہیں ہے مجھے اور ویسے بھی اگر جس جس سے بھی میں بات کرتا ہوں ان سب کے گھر میرے پیرنٹس جانے لگے تو صبح و شام بلا ناغہ بھی جانا چاہیں تو نہ جا سکیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

کہ میں اتنی ڈھیر ساری لڑکیوں سے بات کرتا ہوں"۔ وہ طنزیہ ہنسی کے ساتھ بولا تھا۔

"آ...... آ...... آپ......" اس سے کچھ کہا ہی نہیں گیا۔

"دیکھو پاری! میں تم سے محبت نہیں کرتا' شادی بھی نہیں کروں گا کہ میں محض وقت گزارنے' زمانے کی ٹینشن بھلانے' خود کو ریلیکس کرنے کے لیے تم سے بات کرتا ہوں اور تم یہ شادی کی بیخ نہ لگاؤ تو ساری عمر تم سے بات کرسکتا ہوں کہ مرد و عورت میں محض میاں بیوی کا رشتہ قائم نہیں ہوتا' ہم دوست بن کر رہیں گے' منظور ہے تو ٹھیک ورنہ مجھے لڑکیوں کی کمی نہیں ہے کہ میں تو بات ہی اُس سے کرتا ہوں جو باآسانی خود ہی مجھ سے بات کر لیتی ہے کہ لڑکیوں کو پھنسانے' منانے میں مجھے نہ وقت ضائع کرنا پڑتا ہے نہ میں کرتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ یہ ایک لڑکی بھاؤ دکھا رہی ہے تو مجھے اس جیسی دس مل جائیں گی اور میں کوئی پاگل ہوں کہ ایک کے پیچھے دس کو گنواؤں۔ سچ پاری! اگر تم میرے بڑھنے کا پوزیٹو رسپانس نہ دیتیں تو میں ہرگز بھی تم پر ٹائم برباد نہ کرتا' مگر مجھے افسوس ہے کہ تم محض ڈیڑھ ماہ میں نا جانے کیا کچھ سوچ بیٹھیں جبکہ میں تو ڈیڑھ سال سے لڑکیوں سے منسلک ہونے کے باوجود اس طرح نہ سوچ سکا۔ سچ کہتے ہیں لوگ کہ تم لڑکیاں بہت بے وقوف ہوتی ہو"۔ اس کے دل و دماغ میں سائیں سائیں ہو رہی تھی اور وہ بہت کچھ کہنے کی چاہ میں ایک لفظ ادا نہیں کرسکی تھی۔ اس نے روتے سسکتے ہوئے ساری تفصیل ان دونوں کو بتا دی تھی جسے سن کر وہ دونوں بھی انگشت بدنداں رہ گئی تھیں۔

"کیوں ہوا میرے ساتھ ایسا؟ میں نے تو کبھی کسی لڑکے سے بات نہیں کی تھی' اپنی طرف بڑھنے والوں کی حوصلہ افزائی نہ کی تھی تو کبھی ان کا دل بھی نہیں توڑا تھا' کبھی انہیں بے عزت نہیں کیا تھا کہ میں ریزرو رہتی تھی تو مجھے اس طرح کسی کی بے عزتی کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا' میں نے تو بس اپنے گرد حصار باندھا ہوا تھا مگر شجاعت مرتضیٰ کو دیکھتے ہی وہ حصار ٹوٹ گیا۔ کتنے دل سے میں نے اسے چاہا' ہر نماز میں اُس کو مانگا' مما کو سب کچھ بتایا کہ میں کسی کی نگاہ میں مجرم نہیں بننا چاہتی تھی' سچی پاکیزہ محبت کی تھی اور بس...... مگر اُس نے مجھے سب کی' میری نظروں میں مجرم بنا دیا۔ وہ میرے ساتھ وقت گزاری کر رہا تھا اور اس کو یہ موقع میں نے خود دیا' میں اگر اس کی پیش رفت پر دھیان نہ دیتی تو وہ کبھی مجھ سے روابط نہ بڑھاتا' میں نے خود اسے اپنے جذبات سے کھیلنے کا موقع دیا' مگر میں تو محبت کر رہی تھی ماہی! اور وہ رابی! وہ میرے ساتھ فلرٹ کر رہا تھا۔ میں اس کی اَن گنت دوستوں کی طرح محض ایک دوست تھی' ایک ایسی دوست جس سے دوستی کی آڑ میں وعدے وعید کیے جاتے ہیں' ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھائی جاتی ہیں لیکن شادی نہیں کی جاتی کہ اس کا ماننا ہے کہ مرد و عورت کے درمیان محض صرف میاں بیوی کا نہیں دوستی کا بھی رشتہ ہوتا ہے اور وہ میرا دوست ہے' دوست رہ سکتا ہے اگر میں اس کے ساتھ دوستی' دوستی' محبت' محبت کھیلتی رہوں' میں نے اپنے سچے وکھرے جذبات اس پر لٹائے جو میرا کچھ نہ تھا' میں نے اپنے سچے وکھرے جذبات اس سے شیئر کیے جو میرا کچھ نہ تھا' نہ بن سکتا ہے کہ وہ محض وقت گزاری کر رہا تھا"۔ پارسا خان بے طرح سسک رہی تھی اور وہ دونوں آنسو بہاتی مہر بہ لب تھیں کہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھیں کہ ان کے پاس کچھ کہنے کو تھا ہی نہیں کہ چند بری خصلت لڑکیوں اور لڑکوں نے تمام لڑکیوں و لڑکوں کو مجرم بنا دیا ہے' کسی کے کیے کی سزا کسی اور کو ملتی ہے۔

وقت گزاری کرنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ گناہ کے مرتکب ہونے کے ساتھ دل شکنی کا بھی سبب بن رہے ہیں کہ پارسا خان کوئی بری لڑکی نہ تھی مگر اسے بروں کی صف میں کھڑا کر دیا گیا کہ اس زمانے میں محبت محض وقت گزاری بن کر رہ گئی ہے' سچی محبت اور جذبات کی قدر کرنے والے ہی نہیں ہیں اور ایک اور محبت وقت گزاری کی نذر ہو گئی ہے۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY